© rasailojaraid.com

ادبیات

مرسلہ۔ ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری

مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک نادر و رُوح پرور مکتوب

ذیل میں مولانا ابوالکلام آزاد کا ایک نادر و نایاب مکتوب، پروفیسر محمود واجد ہاشمی کے تجسس اور ڈاکٹر ابوسلمان شاہجہانپوری کی عنایت اور ان کے شکریے کے ساتھ نذر قارئین ہے۔ جس کے مکتوب الیہ محمد ابراہیم زکریا عرف مسٹر صاحب ہیں جس کے ایک ایک جملے سے اخلاص ٹپکتا ہے۔ جو اختصار کے باوجود معارف کا سرچشمہ بصائر و حکم کا گنجینہ اور نہایت روح پرور اور ایمان افروز ہے۔ (ادارہ)

سنہ ۱۹۱۲ء

عزیزی! السلام علیکم۔

جو حالت اپنی آپ نے لکھی ہے تخصیص و تعین کے ساتھ تو اس کا علم نہ تھا۔ لیکن یہ معلوم تھا کہ اس طرح کے حالات میں ضرور آپ مبتلا ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری ہر حالت کو موجب صلاح و فلاح فرمائے۔ یقین کیجیے کہ دنیا میں انسان کے تمام فوائل و فضائل کے لئے اصلی آزمائش گاہ یہی حالات ہیں۔ تلوار اور آگ میں کوئی آزمائش نہیں۔ سب سے بڑی آزمائش نفس و جذبات ہی کی ہے۔ اگر عزم راسخ اور قوت ایمانی و احسانی سے کام لیا جائے تو اس آزمائش میں کامیابی کچھ مشکل نہیں۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و ان اللہ مع المحسنین ٥

تاریخ تحریر خط: مولانا آزاد کی پیدائش ۱۸۸۸ء کی ہے اور شادی ان کی بہن کی روایت کے مطابق ۱۳، ۱۴ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اس خط میں مولانا نے لکھا ہے "میری شادی کو دس سال ہو گئے"۔ اس حساب سے خط کا زمانہ تحریر ۱۹۱۲ء ہوتا ہے (باقی اگلے صفحہ پر)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

میں اپنی دعاؤں میں کبھی نہیں بھولوں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس آزمائش میں کامیابی کی توفیق عطا فرمائے۔
موجودہ حالات میں بجز دو راہوں کے تیسری راہ کوئی نہیں۔

عزم صادق اور ہمت کامل سے کام لیجئے۔ اپنے اندر عزم پیدا کیجئے اور اللہ سے مددگاری طلب کیجئے۔ زندگی چند روزہ ہے اور سارے مطلوبات نفس وہم و خیال سے زیادہ نہیں۔ کب تک اس بند و قید میں گرفتاری رہے گی؟ جو دل فاطر السماوات والارض کے عشق کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اس کو فانی و وہمی الفتوں میں لگانا انسانیت و حیات کو تاراج کرنا ہے۔ طلب مفرط جس چیز کی بھی ہے انداد و طواغیت میں داخل ہے۔

فلا تجعلوا للہ انداداً و انتم تعلمون اور یحبونھم کحب اللہ ط والذین امنوا اشد حباً للہ۔ محبت الٰہی کا دعویٰ ہے تو سب سے زیادہ احب چیز کو اس کے لئے چھوڑ دینا چاہئے۔ حتٰی تنفقوا مما تحبون ۰

پس اصلی و حقیقی اور ایمانی و احسانی راہ تو یہی ہے کہ اللہ سے دل لگائیے۔ الا بذکر اللہ تطمئن القلوب اور ایک مرتبہ پوری قوت و عزم کے ساتھ انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا اور لا احب الآفلین کی صدا لگا کر اس خیال کو دل سے نکال دیجئے۔ اگر آپ کی جانب سے عزم ہوا تو توفیق الٰہی ضرور مساعد ہوگی۔ اور انشاء اللہ ایک جہاد اکبر کا اجر عند اللہ۔

غور کیجئے! آپ متاہل ہیں، مجرد نہیں۔ پھر صاحب اولاد اور حقوق اہل و عیال کی کشاکش سے درماندہ، کوئی ضرورت شرعی و اخلاقی ازدواج ثانی کے لئے باعث نہیں۔ پھر ایک طرف افلاس و قلّت معیشت کی بے سر و سامانی دوسری طرف عوازم و معالی امور و عمل کا ولولہ۔ ان حالات میں اگر یہ معاملہ انجام پایا تو کیا نتیجہ نکلے گا؟ بلاشبہ ابتدا میں مسرت حصول مطلوب کا ہیجان تمام محسوسات پر غالب آجائے گا۔ لیکن بہت تھوڑی دیر کے لئے۔ اس کے بعد قدرتی کشاکش و کشمکش اور مشکلات و صعوبات کا سلسلہ شروع ہوگا اور جیسا کہ اکثر حالتوں میں ہوا ہے، عجب نہیں کہ خود اس معاملے سے دل برداشتہ ہو جائے۔

یہ کشمکش زندگی کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہے ابھی ایک لمحے کے لئے اس کا احساس نہیں ہو سکتا۔ یہ عام قاعدہ ہے، لیکن جب یہ حالت پیش آجائے گی تو کوئی علاج سودمند نہ ہوگا۔ سب سے زیادہ یہ کہ پوری امانت داری کے ساتھ خود اس شخص کے مصالح پر غور کرنا چاہئے جس کی محبت میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے وہ ایک معصوم لڑکی ہے۔

بقیہ گذشتہ صفحہ مکتوب الیہ کی روایت کے مطابق مولانا آزاد سے ان کے تعلقات کا آغاز بھی اسی سال سے ہوا تھا۔ گویا مولانا کا یہ خط مکتوب الیہ سے تعلقات کے اوائل کی یادگار ہے۔ (ابو سلمان)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

دنیا اور دنیا کے مصائب سے بے خبر۔ کیا یہ بہتر ہوگا کہ اس کو ایک ایسی زندگی میں لایا جائے جس کے مصائب و مشکلات کا ابھی سے علم ہے؟ اور ہم جانتے ہیں کہ عیش و آرام حیات اس کے لئے مہیا نہ کر سکیں گے۔ پھر اپنی بیوی کا خیال کیجئے، جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کو اس سے کوئی شکایت نہیں۔ کیا محبت و وفا کا یہی اقتضا ہونا چاہئے کہ بلا وجہ اس کی تمام بقیہ زندگی تلخ کر دی جائے۔

میری شادی کو دس سال ہوگئے۔ یقین کیجئے کہ میرے لئے ایک نہیں متعدد وجوہ و بواعث شرعاً و عقلاً ایسے موجود ہیں اگر ان میں سے ایک باعث بھی کسی دوسرے شخص کے ساتھ ہوتا تو وہ دوسرا نکاح کرنے میں ذرا بھی پس و پیش نہ کرتا۔ بایں ہمہ میں نے ایک صبح و شام کے لئے بھی اس کا قصد نہیں کیا اور نہ کروں گا۔ پھر دوسروں کی جانب سے اس بارے میں اس قدر مجبور کن ترغیبات پیش آتی رہیں کہ عزم کا باقی رہنا بہت مشکل تھا۔ تاہم میری رائے میں تزلزل نہ ہوا۔

صداقت حیات بجز قربانی کے اور کچھ نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی خواہشوں کو قربان نہیں کر سکتے تو پھر نہ دنیا میں محبت ہے نہ سچائی اور نہ انسان۔

آپ کہیں کس کے بس میں ہے؟ ہاں! لیکن جو چاہے اس کے بس میں ہے۔ دل سے اوپر بھی ایک طاقت ہے اس کو جگا دیجئے سونے نہ دیجئے۔ وہ دل کی لگام جس طرف چاہے موڑ دے گی۔

اس بارے میں کثرت سے عواقب و نتائج پر غور و تفکر، مطلوبات نفس کی ہیچ مایگی اور بے حاصلی کا تصور، کثرت استغفار و دعا اور مشغولات دینیہ نہایت سود مند ہوں۔ اگر ایک دعا بھی پورے اضطراب و التہاب کے ساتھ نکل گئی تو پھر کوئی خطرہ باقی نہیں رہے گا۔ صرف اس حقیقت کی ضرب اگر ایک مرتبہ پوری طرح لگ جائے کہ طلب و عشق اور اضطراب قلب و اشک چشم جیسی نعمتیں ایک وہمی و خیالی مطلوب کے لئے کس طرح ضائع جا رہی ہیں۔ اور اگر یہ سب کچھ اللہ کے لئے ہو جائے تو پھر یہی وجود فانی کیا کیا کچھ نہیں کر سکتا، اور اس آزمائش سے نکل جانے میں ذرا بھی رکاوٹ پیش نہ آئے گی۔

(۲) لیکن اگر ضعف عزم کا ساتھ نہ دے، اور اس راہ کی قوت نہ ملے تو پھر دوسرا مشورہ یہ ہے کہ تمام خیالات چھوڑ کر بھاگل پور چلے جائیے اور جس طرح بھی ممکن ہو اس کے والدین کو راضی کر کے نکاح کر لیجئے۔ اور جس قدر مشکلات و مہالک پیش آئیں گے، اُن کو گوارا کر لینے کا قطعی فیصلہ کر لیجئے۔ یہ بات پھر بھی ہزار درجے موجودہ اضطراب نفس سے بہتر ہوگی۔ اقلاً بہت سے انتہائی نقصانات مفقود ہو جائیں گے۔

غرضیکہ یا فوراً بلا تاخیر اس خیال کو بالکل دل سے نکال ڈالئے یا فوراً بلا تاخیر جا کر کسی نہ کسی طرح نکاح کر لیجئے۔ تیسری حالت کوئی نہیں اور اگر اختیار کی جائے گی تو سخت مضر ہوگی۔ والعاقبۃ للمتقین

ابوالکلام آزاد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کاروانِ آخرت

(ادارہ)

حضرت مولانا عبدالحکیمؒ
اور
مولانا مفتی عطا محمدؒ کا سانحہ ارتحال

گذشتہ ماہ جمعیۃ علماء اسلام کے بزرگ رہنما حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب بھی اس دارِ فانی سے بقضاءِ الٰہی رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم دارالعلوم دیوبند کے فاضل جامعہ فرقانیہ راولپنڈی کے مہتمم اور شریعت بل کے پرجوش حامی اور تحریک نفاذِ شریعت کے مخلص رہنما تھے۔

۱۹۷۰ء میں جمعیۃ کے ٹکٹ پر قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اور بھرپور پارلیمانی کردار ادا کیا۔ مرحوم کی سب سے بڑی صفت حق گوئی اور بیباکی تھی۔ شریعت بل کے سلسلہ میں جب اوائل میں ملک بھر کی سیاسی فضا مکدر تھی تو مولانا عبدالحکیم نے ڈٹ کر اس کی حمایت میں آواز اٹھائی۔ مرحوم کے قومی و ملی اور دینی خدمات کے علاوہ نیک و صالح اور قراء و حفاظ اور اہل علم اولاد ایک عظیم صدقۂ جاریہ ہے۔

دعا ہے کہ بارگاہِ ربوبیت میں انہیں مغفرت نصیب ہو۔ درجات عالیہ سے سرفراز ہوں۔ باری تعالیٰ مرحوم کے جانشینوں اور متعلقین کو ان کی دینی خدمات جاری رکھنے کی توفیق ارزانی فرمائیں۔

ڈیرہ اسماعیل خان کے جیّد عالم دین حضرت مولانا مفتی عطا محمد صاحب بھی قدرے علالت کے بعد اللہ کو پیارے ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم چودھوان کے باشندے، علاقہ بھر کے معتمد مفتی اور مرجع خلائق تھے۔ زندگی کا زیادہ تر حصہ درس و تدریس اور مطالعہ فقہ و افتاء میں گذرا۔ شہرت اور ریا و نمود سے طبعی نفور تھا زندگی کے آخری سانس عزلت اور گوشہ نشینی میں گذرے۔ بڑھاپے اور عوارض و امراض کے باوجود اہل محلہ کی خدمت، بوڑھوں اور بیواؤں کے لئے بازار سے ضرورت کا سامان خرید کر لدے ہوئے آتے تھے تو اس پہ خوش ہوتے تھے۔ مرحوم سادگی، تواضع اور عجز و مسکنت میں سلف صالحین کا نمونہ تھے علمی رسوخ گہرا اور عمیق تھا۔ فقہی کتابوں کے بحرِ ذخار میں کسی بھی نادر مسئلہ اور جزئیہ کے استخراج کیلئے ان کی نشاندہی تیر بہدف ہوا کرتی تھی۔

باری تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ اپنی رحمتوں سے نوازے۔ آمین یا رب العالمین

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Safety MILK THE MILK THAT ADDS TASTE TO WHATEVER WHEREVER WHENEVER YOU TAKE YOUR SAFETY IS OUR Safety MILK

© rasailojaraid.com